117072 ـ تعلیم مکمل کرنے کی بنا پر شادی سے انکار کرنے والے کو نصیحت

سوال

جناب مولانا صاحب میری بھتیجی یتیم ہے اور بھائی کی وفات کے بعد وہ میری پرورش میں ہے، اس لڑکی کے لیے مناسب اور کفو والا رشتہ آیا ہے لیکن وہ شادی سے انکار کر رہی ہے اور افسوس یہ ہے کہ وہ گریجویشن کی تعلیم مکمل کرنے کی بنا پر انکار کر رہی ہے، حالانکہ میں اس کے یونیورسٹی کی تعیلم مکمل کرنے پر راضی بھی نہیں، چاہے پرائیویٹ طور پر ہی ہو.
کیونکہ یونیورسٹی میں مخلوط تعلیم اور فساد آپ پر مخفی نہیں، اسی طرح یونیورسٹی گھر سے پچیس کلو میٹر دور ہے جہاں جانے کے لیے عام گاڑی پر جانا پڑتا ہے، آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ میں بچی کے سارے اخراجات برداشت کر رہا ہوں، اور پھر کسب معاش کے لیے تعلیم کی کوئی اہمیت نہیں، کیونکہ وہ تو فلسفہ کی تعلیلم حاصل کر رہی ہے، میں اس سارے معاملات سے انکار کرتا ہوں، برائے مہربانی آپ اس سلسلہ میں کوئی راہنمائی فرمائیں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ کو یہ ذمہ داری پوری کرنے کی توفیق نصیب فرمائے، اور اس پر جزائے خیر عطا فرمائے.

دوم:

اس لڑکی ك اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کی شادی کے لیے مناسب اسباب مہیا کیے، اور اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے جلد شادی کر لینی چاہیے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جو کوئی بھی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، اور جو استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5056) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400).

اس لڑکی کو اس بات کا ادراك ہونا چاہیے کہ یہ ایك ایسی نعمت ہے جو شکر کی مستحق ہے، یہ علم میں رکھے کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جنہیں یہ نعمت نہیں ملی اور ان کو یہ میسر ہی نہیں ہوئی.

رہی تعلیم تو یہ شادی سے تعارض نہیں رکھتی، بلکہ شادی اور تعلیم دونوں کو جمع بھی کیا جا سکتا ہے، چاہے پرائیویٹ طرر پر ہی تعلیم حاصل کی جائے.

سوال نمبر (1200) اور (103044) کے جوابات میں ملازمت اور تعلیم میں مرد و عورت کے اختلاط پر کلام کی گئی ہے، آپ ان سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

اسی طرح فلسفة کی تعلیم حاصل کرنے کے متعلق حکم دیکھنے کے لیے سوال نمبر (88184) کے جواب کا مطالعہ کریں..

ذیل میں شادی اور تعلیم کے متعلق ہم آپ کے سامنے شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی نصیحت پیش کرتے ہیں:

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" شادی جلد کرنا واجب ہے، کسی نوجوان کو تعلیم کی بنا پر شادی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، لڑکی کو پڑھائی کے لیے شادی میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ شادی تعلیلم میں مانع نہیں ہے، کیونکہ نوجوان آدمی کے لیے شادی کر کے اپنے دین اور اخلاق اور اپنی نظر کی حفاظت کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی تعلیم بھی جاری رکھ سکتا ہے، اور اسی طرح اگر کسی لڑکی کے لیے اللہ سبحانہ و تعالی بہتر اور مناسب اور اس کے کفو کا رشتہ میسر کر دے ت واسے شادی کرنے میں تامل نہیں کرنا چاہیے بلکہ وہ شادی میں جلدی کرے، چاہیے چاہے وہ میٹرك یا ایف اے کی تعلیم حاصل کر رہی ہو، یا پھر گریجویشن کر رہی ہو یہ شادی میں مانع نہیں.

لہذا جب کوئی برابری کا کفو والا رشتہ آئے تو شادی پر موافقت جلد کرنا اور جلد شادی کرنا واجب ہے اس میں تعلیم مانع نہیں ہے، اور اگر اس کے لیے تھوڑی سی دیر کے لیے تعلیم چھوڑنی بھی پڑے تو کوئی حرج نہیں، اہم یہ ہے کہ اسے وہ تعلیم حاصل کرنی چاہیے جس سے وہ اپنے دین کو پہچان سکے اور باقی اس کے لیے فائدہ مند ہے، اور پھر شادی میں خاص کر اس دور میں بہت سارے فوائد ہیں؛ کیونکہ شادی میں تاخیر کرنے میں لڑکے اور لڑکی کے ضرر اور نقصان ہے

اس لیے ہر جوان لڑکے اور لڑکی کو اگر صحیح اور مناسب رشتہ میسر ہو تو وہ شادی جلد کریں، تاکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان پر عمل کیا جا سکے:

" اے نوجوانوں كى جماعت تم ميں سے جو كوئى بھى استطاعت ركھتا ہے وہ شادى كرے، اور جو استطاعت نہيں ركھتا تو وہ روزے ركھے، كيونكہ يہ اس كے ليے ڈھال ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (5056) صحيح مسلم حديث نمبر (1400).

يہ حديث مرد و عورت سب كے ليے عام ہے، صرف مردوں كے ليے خاص نہيں بلكہ سب كو عام ہے اور سب كو شادى كرنے كى حاجتت وضرورت ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى سب كو ہدايت نصيب فرمائے " انتہى

ديكھيں: مجموع فتاوى و مقالات ممتنوعۃ (20 / 421).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

لوگوں ميں ايك عام عادت پھيل چكى ہے كہ لڑكى يا اس كا والد ميٹرك يا گريجويشن كى تعليم مكمل كرنے كا كہہ كر آنے والا رشتہ ٹھكرا ديتے ہيں، يا پھر يہ كہ وہ چند برس تك پڑھائيگى اور پھر شادى كرينگے ايسا كرنے كا حكم كيا ہے اور ايسا كرنے والوں كو آپ كيا نصيحت كريں گے؛ بعض لڑكياں تو چاليس برس يا اس سے بھى زيادہ كى عمر كو پہنچ جاتى ہيں اور ان كى شادى نہيں ہوتى ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

اس كے حكم ميں ہم يہ كہيں گے كہ يہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى مخالفت ہے؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب تمہارے پاس ايسا شخص آئے جس كے دين اور اخلاق كو پسند كرتے ہو تو تم اس كى شادى كردو "

سنن ترمذى حديث نمبر (1084).

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اے نوجوانوں كى جماعت تم ميں سے جو كوئى بھى استطاعت ركھتا ہے وہ شادى كرے، كيونكہ يہ نظروں كو نيچا كر ديتى ہے اور شرمگاہ كى حفاظت كرتى ہے "

اور شادى نہ كرنا شادى كى بہت سارى مصلحتوں كو ختم كر كے ركھ ديتا ہے؛ اس ليے ميں عورتوں كے اولياء اور اپنے مسلمان بہنوں اور بھائيوں كو نصيحت كرتا ہوں كہ وہ پڑھائى كى تكميل يا پھر پڑھانے كى بنا پر شادى ميں ركاوٹ

مت ڈالیں، بلکہ شادی کریں اور اس کے لیے ممکن ہے کہ عورت شادی کے بعد تعلیم کی تکمیل کرنے کی شرط رکھ لے.

اور اسی طرح سال یا دو برس تك پڑھانے کی شرط رکھے کہ جب تك اولاد نہ ہو وہ پڑھائیگی اور پھر چھوڑ دےگی تو اس میں کوئی حرج نہیں.

یہ کہ عورت ایسے علوم میں گریجویشن کرتی پھرے جس کی کوئی ضرورت نہیں یہ غور و خوض کا محتاج ہے.

میری رائے تو یہی ہے کہ جب لڑکی پرائمری کر لے اور وہ کتاب اللہ اور احادیث نبویہ پڑھنے کے اور لکھنے اور تفسیر پڑھنے کے قابل ہو جائے اور اسے فائدہ دینے لگے تو یہی کافی ہے؛ الا یہ کہ اگر کوئی ایسا علم ہو جس کی لوگوں کو ضرورت ہو اور اس کے بغیر کئی چارہ نہ ہو مثلا میڈیکل وغیرہ لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے ایسا کرنے میں کوئی شرعی ممانعت نہ پائی جائے اور مرد و عورت کا اختلاط نہ ہو " انتہی

دیکھیں: فتاوی علماء البلد الحرام (390).

اللہ سبحانہ و تعالی سب مسلمانوں کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب کرے جنہیں اللہ تعالی پسند فرماتا اور جن سے راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم .